قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ

بانیان مکرم
اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ
مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی
یادگار
صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی
سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی
باہتمام عالیہ
تاج العلماء حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد عمر صاحب نعیمی
...

ہفت روزہ
سواد اعظم
لاہور

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین
نعیمی (کاکاخیل)
مقام اشاعت
نعیمی دواخانہ - لال کھوہ
موچی گیٹ - لاہور

فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۶ | ۲۹ - ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | ۲۴ - ماہ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۹

کلمہ طیبہ کلام ربانی ہے یا کلام رسول؟

سوال و جواب

سوال: کلمہ طیبہ کلام ربانی ہے یا کلام رسول اور اس کی شان نزول کیا ہے جو کلمہ ہم کو شریف تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانہ نبوت میں مختلف زمانوں میں جاری رہا ہے اور یہ کلمہ توحید اور دیگر کلموں کے ناموں کے ساتھ موسوم ہونے کی کیا وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب:- کلمہ طیبہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے قرآن کریم میں دو جگہ ہے ایک سورہ صافات میں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ | اور جب ان سے کہا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ تکبر کرتے ہیں۔

یہ آیہ کریمہ اس جگہ اس لیے نازل فرمائی کہ جب کفار بہکنے ہونے اور ان کے بہکانے والے سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور تابعین اور متبوعین میں جھگڑا ہوگا اور ایک دوسرے پر الزام رکھے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے اس احوال کی خبر دے کر ارشاد فرماتا ہے کہ یہ سب دوزخ میں شریک ہیں کیونکہ یہ سب دنیا میں کلمہ توحید کا انکار کرتے تھے اور جو کلمہ توحید کا منکر ہو وہ مستوجب جہنم ہے خواہ تابع ہو یا متبوع۔

اور دوسری جگہ سورہ محمد میں ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ | جان رکھئے یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اس آیہ کریمہ کا اس جگہ شان نزول یہ ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت کا پوچھتے ہیں حالانکہ اس کی علامتیں موجود ہو گئیں اور جب آ جائے گی تو ان لوگوں سے کوئی کام توبہ اور اعمال صالحہ کا نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا تم اس کو جان لو یعنی اس بات پر ثابت اور قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تاکہ یہ توحید الٰہی قیامت میں نفع بخشے۔ چونکہ یہ کلمہ خاص توحید الٰہی پر دلالت کرتا ہے اس واسطے اس کلمہ کا نام توحید رکھا گیا اور دیگر کلموں میں کیونکہ توحید کے علاوہ تمجید و تقدیس الٰہی ہوتی ہے لہٰذا ان کو ان ناموں کے ساتھ موسوم کیا۔

اسلام میں کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو محمد رسول اللہ ہے۔
یہ سورہ فتح کے آخری رکوع میں ہے۔

اب وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ دونوں جزو کلمہ کے دونوں جزو کلام الٰہی ہے، جو قطعی، یقینی اور حتمی ہے اور ہر ایک خبر یعنی بالاتفاق ایمان لانا فرض اور اس پر یقین رکھنا اور دل سے ماننا موجب نجات آخرت ہے اور دونوں جزو یا اس کے کسی ایک جزو کا انکار یا تردد و شبہ موجب کفر و خسران آخرت ہے۔ غرضیکہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے، یہ کلمہ توحید ہے اور کلمہ ...

(از قلم قاسم)

نعت شریف

خدایا واسطہ شاہ حجازؐ کا | دکھا روضہ محمد مصطفےٰؐ کا
کوئی جانے کیا شان مدینہ | کھنچا ہے ہو بہو جنت کا نقشہ
قصیدہ گو رب العالمین ہے | تمامی انبیاء کے پیشوا کا
محمد کی اطاعت جس نے کی ہے | حقیقت میں وہ ہے بندہ خدا کا
کوئی ثانی نہیں ان کا جہاں میں | نہیں سایہ حبیب کبریا کا
ثنائے مصطفےٰ حمد خدا ہے | خدا بھی ہے ثنا خواں مصطفےٰ کا

تمنا ہے فقط یہ میری قاسم
رہے ہر دم تصور مصطفےٰ کا

"نکتہ چیں"

خوب ہیں عیب اچھا ہے بُرا | سانپ گودی میں پالنا ہے بُرا
دوستو اُلفت کی بات کرو | اور ہر نکتہ چینوں کے سات
ڈال کر عیب نیکو کاری میں | گویا تصویر نقش ماری میں
خواہ مخواہ اپنی عیب جوئی سے | اور جُرم دروغ گوئی سے
کرکے خائف شعار الفت کو | ذلیل دل کے حُسنِ فطرت کو
کاروبارِ حیات میں جبکہ | زندگی کی صفات میں جبکہ

بات سُنتا ہے اور نہ کہتا ہے
نکتہ چیں، نکتہ چیں ہی رہتا ہے

اسلام کے دو بیان ہوتی ہے، اس کا مصدق دل سے مسلمان با ایمان جنتی اور اہل بیت ہے اور اس کا منکر کافر مشرک ہے ایمان دونوں کا یہی ہے زبان سے اقرار کرنا موجب حکم ہے کہ یہ بندہ اہل اسلام سے ہے اور اس کا منکر اہل کفر و شرک و ضلالت ہے۔ تصدیق قلبی باطن کو منور کرتی ہے اور عمل ...

ڈیزائن بک:- سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:- محمد احمد ترازی

از فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز رضوی قادری

رضویوں کا وکیل ؟

تاجدار اہلسنت استاذ العلماء سلطان العلوم حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ

سرگذشت صدرالافاضل از نظیری نشنوید
مذہب شستہ تر زحکیمی ان افسانہ را

آہ مجھ سے میرے رفیق و مخدوم علامہ غلام معین الدین صاحب نعیمی نے مجھ سے فرمایا کہ میں بھی حیات صدر الافاضل قدس سرہ العزیز پر کچھ لکھوں ... اس لئے امتثالاً امر مجبور ہوکر کچھ حاضر کرنے کے لئے بیٹھ گیا ہوں۔ دماغ پھر حاضر، ذہنی پریشان، آلام و افکار کا ہجوم اور سلسلہ کام کا تقاضا، ان ... میں وجوہ ... کچھ لکھ سکتا ہوں۔

تاہم اس مقصد کے لئے مذہب کا یہ عنوان کلام بنایا اور مقصود عرض یہ ہے کہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کی یہ خصوصیت کہ امام اہل سنت، مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی بارگاہ بیکس پناہ سے "وکالت مطلقہ" ملی جس پر حضرت تاجدار اہلسنت کو بھی اس سے یہ اندازہ لگانا آسان اور درست ہوگا کہ حضرت صدر الافاضل کا کیا مقام ... علماء اور معاصرین سے گفتگو و مناظرات میں سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اپنا حضرت صدر الافاضل کو اپنا وکیل خاص بنایا۔ چنانچہ اسی خصوصیت کی بنا پر خود سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ذیل جواب میں ارشاد فرمایا۔

میرے نعیم الدین کو نعمت
اس سے بلا میں ساکنہ ہیں ... اعتقاد

سیدنا اعلیٰحضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ نے جن یادوں اور الفاظ میں حضرت تاجدار اہلسنت قدس سرہ کا ذکر کیا ہے ان کے درمیان جو قلت دیکھ ... شاہد عادل ہے۔

علاوہ ازیں کہا ہے جب صدارت کا سوال پیش ہوا تو ... تاجدار اہل سنت کی ذات کو منتخب فرمایا۔ ... ۱۳۳۲ھ میں جامعۃ الرضویہ کے جلسے میں حضرت شاہ ... عبدالباری صاحب اور حضرت حجۃ الاسلام شیخ الاسلام مولانا الحاج شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز اکابر علماء میں مسلم و مقتدیٰ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کوشش سے ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰحضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کے کارنامے تجدید کی ترویج و اشاعت جس قدر حضرت سلطان العلوم قدس سرہ نے فرمائی وہ اہل سنت مجدد دین و ملت کی ترویج و اشاعت میں جو حصہ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ آپ کی تالیفات و تصنیفات سے ظاہر ہے جس ذوق و شوق سے روایت کی ہے کہ بارہا حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مجدد اعظم سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے آستانہ قدس سے عقیدت جس پایہ کی تھی وہ سیدنا اعلیٰحضرت کی ... اعظم پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے ہمیں اس در سے روشناس فرمایا؟
یہ نہایت درجہ آبدیدہ ہوکر ارشاد فرماتے۔

تحقیقات سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ پر سیدنا صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کو جو اعتماد و وثوق تھا کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ایک بار سیدنا مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے علوم ... ایسی عادت سے حاصل ہوئی تو ہم نے ... پر عمل کیا اس لئے کہ ہماری نگاہ میں سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیقات عالیہ علامہ شامی کی تحقیقات سے عالی و بلند تر ہیں"

حضرت سلطان العلوم قدس سرہ سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ کے ان ... ہیں جنہیں سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے مزاج عالی میں بڑا دخل تھا اور سیدنا امام

رضی اللہ عنہ ان کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اظہار مسرت و شادمانی فرماتے۔

"الطاری الداری" کی تصنیف پر سیدی و حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کو عطا کیا۔ حضرت نے اس میں سے کثیر حصوں کے بارے میں درخواست کی کہ نکال دیا جائے سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ... الفاظ سے کاٹ دیا، اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہ سے یہی فرمایا کہ یوں ہی ترمیم پیش کی۔

غرض یہ کہ یہ امور ہیں اگر حضرت سلطان العلوم قدس سرہ کو رضویوں کا وکیل کہا جائے تو کوئی مبالغہ و حرج نہیں، بلکہ درحقیقت سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کی کرم نوازیاں اس قدر حضرت سلطان العلوم پر تھیں کہ حضرت فرماتے ہیں کہ میرا بستر بریلی شریف کے لئے بچھا ہی نہیں کھولا رہے۔ زمانہ حیات سیدنا مجدد اعظم قدس سرہ میں ہر وہ شخص جو بریلی آتا اور زیارت امام اہل سنت سے مستفیض ہوکر مرادآباد واپسی حضرت صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کے خصوصی شاغل ہی تھا۔

سیدنا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت و عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ سے اجازت کے بغیر کوئی سفر نہ فرمایا۔ شاہزادگان سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ سے والہانہ محبت و تعلق تھا جس میں بیشتر حصہ حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس کا ہے حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ سے دوستانہ تعلقات و مراسم درجہ کمال تک تھے اس لئے سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے وصال شریف کے بعد جب بریلی شریف گئے حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کے مہمان ہوئے۔

حضرت قدس سرہ ایک واقعہ اپنے اسی زمانہ کا بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ آستانہ عالیہ پر حاضر تھے سیدنا امام اہل سنت بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے اور ہم دونوں "سلطان الاذکار" کے بارے میں نیچے برآمدہ میں باتیں کر رہے تھے کہ سیدنا امام اہل سنت بالاخانہ سے نیچے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا ہوا اور بستر پر آرام کرو ہم نے حکم کی تعمیل کی اللہ گواہ ہے کہ جیسے ہی سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے بستر شریف پر لیٹا قلب "سلطان الاذکار" کے لئے ذاکر ہوگیا۔

اس واقعہ پر ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ اعلیٰحضرت کا کیا مقام تھا۔ بستر پر لیٹنے میں یہ اثر تھا ایسا اثر ہم نے کہیں دیکھا۔

سیدنا صدر الافاضل قدس سرہ کی شخصیت و نشانے اہل سنت کے لئے مشعل راہ اور یہ بالکل ... ہے:

گلہائے عقیدت

از جناب افضل صاحب کوٹلوی، حضرت مولانا غلام رسول صاحب طاہر قادری ...

بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں کیسے صدر الافاضل ہیں	قیاس و فکر انساں سے ورا صدر الافاضل ہیں
روائے ... صدر الافاضل ہیں	بالفاظ دگر والشمس صدر الافاضل ہیں
جمال ... صدر الافاضل ہیں	کہ منظور نگاہ مصطفیٰ صدر الافاضل ہیں
جلالی تیغ ہے ... ایسا	کہ فخر اتقیاء و اصفیا صدر الافاضل ہیں
ہیں ... کے لئے ...	عدو کے حق میں پیغام فنا صدر الافاضل ہیں
سراپا نعمت حق ہے نعیم الدین کی ہستی	سراسر لطف و انعام خدا صدر الافاضل ہیں
مرادآباد مرکز ہے مراد اہل سنت کا	مراد اہل سنت بر ملا صدر الافاضل ہیں
بھٹک سکتا نہیں منزل سے ہرگز قافلہ اپنا	ہمارے قافلے کے رہنما صدر الافاضل ہیں
دل ہر عالم و عارف نے پائی روشنی ان سے	چراغ علم و عرفاں کی ضیا صدر الافاضل ہیں
وہ شمع ایمان اعلیٰحضرت نے ہے جس کی لو	اسی گل کی بہار جانفزا صدر الافاضل ہیں
شریک کارواں ...	کہ ... کے لئے ... صدر الافاضل ہیں
نسیمی ...	سراسر چشمۂ لطف و عطا صدر الافاضل ہیں
کھلیں کلیاں دلوں کی روح کے غنچے چٹک گئے	گلستاں میں نسیم جانفزا صدر الافاضل ہیں
گلستاں کو ... نغمہ ...	شریک نغمۂ حمد و ثنا صدر الافاضل ہیں
شہرہ ... کا عالم ہے طاری اہل محفل پر	کچھ اس انداز سے نغمہ سرا صدر الافاضل ہیں

کہاں ممکن کہ ہم سے مدح آں کی ہو سکے افضل
یہی جو کچھ بھی ہیں ہم اُسے مولا صدر الافاضل ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

گذشتہ سے پیوستہ

حکایت ایک بڑھیا کا بیٹا فوت ہو گیا اس کو لوگ جب کفن دے کر لے چلے تو اس کی والدہ رونا کرنے لگی کہ تجھ کو ایسی جگہ لے چلے جہاں نہ دیا ہے نہ چراغ ہے [illegible] وہاں سے جہاں نہ کھانا ہے نہ پانی ہے [illegible] جہاں [illegible] تنگ اور اندھیرا ہے۔ ایک شخص جو لا اپنے باپ جا رہا تھا اس نے باپ سے کہا

مثنوی شریف

گفت جوحی با پدر اے ارجمند — واللہ این را خانہ ما مے برند
گفت جوحی را پدر ابلہ مشو — گفت با با نشانیہا مشنوا

یعنی جب دل سے اس جوحی نے سنا تو اپنے باپ کو کہنے لگا کہ ابا جان جلدی گھر کا دروازہ بند کر لیں۔ باپ اس کو کہنے لگا کیوں؟ جوحی کہنے لگا کہ میت ہمارے گھر لے جاتے ہیں۔ باپ نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ یہ مائی جو علامتیں بیان کر رہی ہے وہ سب ہمارے ہی گھر کی ہیں۔ کیونکہ ہمارا گھر بھی ایسا ہے کہ وہاں نہ چراغ ہے نہ کھانا نہ پانی ہے نہ جگہ تنگ وغیرہ وغیرہ۔

حدیث دارمی میں ہے کہ ابو عبیدہ بیٹے عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفرا صحابیہ سے کہا کہ صفت بیان کر ہمارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اس نے اے بیٹے میرے لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ یعنی اگر دیکھتا تو رسول اللہ کو تو دیکھتا تو سورج کو چڑھ جانا ہوا۔

حدیث جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا اس نے دیکھا میں نے نبی علیہ السلام کو چاندنی رات میں پس تھا میں دیکھتا طرف رسول اللہ کی پھر میں دیکھتا چاند کو [illegible] فاذا ھو احسن عندی من القمر یعنی تو خوبصورت نظر آئے آنحضرت چاند سے۔ اخرجہ الدارمی۔

حدیث ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اس نے نہیں دیکھی میں نے کوئی شے خوبصورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کان الشمس تجری فی وجہہ گویا سورج چلتا ہے ان کے چہرہ مبارک پر رواہ الترمذی بحوالہ المشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین۔

ان احادیث سے بھی آپ کا نور ہونا ثابت ہے یعنی ہر کوئی اب بھی بشر کر کے ہمارے اپنے جیسا بشر کہے اور سمت خدا کہے۔

اگر کہا جاوے کہ جب حضور نے اپنے کو خود بشر کہا تو ہمیں بشر کہنے میں کیا حرج ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ خود اپنے کو کہیں تو بے شک کہیں لیکن دوسرے کو کہنا منع ہے۔ دیکھو آدم علیہ السلام نے اپنی دعا میں یہ کہا ربنا ظلمنا انفسنا

اور یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنی [illegible] میں عرض کی۔

لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی دونوں نے اقرار کیا ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہم ظالموں میں سے ہیں۔ تو کیا ہم بھی ان کو ظالم کہیں گے ہرگز نہیں۔ اگر کہیں گے تو ایمان سے خارج ہو جائیں گے۔ ایسا ہی یہاں سمجھنا چاہیئے۔ آیت و ما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم کو غلط طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس میں خدا فرماتا ہے کہ کوئی چارپایہ زمین میں نہیں کوئی اڑنے والا جانور نہیں مگر وہ امتیں ہیں مثل تمہاری۔ چارپایوں میں گدھا اور کتا اور خنزیر بھی ہیں۔ اور اڑنے والوں میں الو بھی ہے۔ کیا بشر کہنے والے کو گدھا یا کتا یا خنزیر یا الو کی مثل کہا جاوے تو برداشت کرے گا ہرگز نہیں۔ جب یہ گوارہ نہیں کرتے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی دلیری سے بشر کہتے ہیں۔ مردود عالم کو ہے کہ بشر مشکلم سے مثل اپنی بشر کہا، یا کہا اپنے نفس خبیث کو ان کی مثل سے جانوروں، میرانوں میں شمار کیا۔ [illegible] بعض الکتب وتکذیب بعض

حکایت ایک عارف نے جناب الٰہی میں التجا کی کہ خدایا مجھے جمال محمدی دکھا دے آواز آئی کہ دو عالم جمال حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ جن کی طفیل اس نے مردے زندہ کرنے اور بیماروں کو اچھا کرنے کی طاقت حاصل کی اور اس کی روحانیت کو لوگ دیکھ کر خدا کا بیٹا کہنے لگے۔

قالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ۔ اگر تم جمال محمدی ظاہر کروں تو دیکھنے والے قرباں سے نکل کر کفر میں چلا جاوے۔ اس واسطے ہم نے جمال محمدی کو لباس بشریت میں چھپایا ہے تاکہ نظام ملک قائم رہے۔ قیامت میں خدا ان کی اصل شکل میں ظاہر فرمائے گا۔ [illegible] تم نے آپ رنگ کے پردہ میں دیکھا تھا

حضور علیہ السلام کو بھی طرح اپنی شکل پر چلتے پھرتے دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ بھی ہماری طرح بشر ہیں تھے مولانا روم نے بیان کیا ہے یہی وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ہمارے پاس جو عام اوقات دیکھتے ہیں مثل انسان کے ایک کوٹھی تھی مگر اس کی حقیقت جو تھی وہ مولانا صاحب بیان فرماتے ہیں۔

مثنوی شریف

ظاہرش چوں پشہ و بیں پیش تو — [illegible]
تو ہمیں از شعور [illegible] — آں ہمیں کر دے [illegible]
تو ہمیں [illegible] پست — آں نظر کرد [illegible]
تو ہمیں [illegible]
آں [illegible]

باقی آئندہ

بقیہ صفحہ اول

تصدیق قلبی باطل کر کے ظلمت و تاریکی سے تعبیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون۔	اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ انہیں نور ایمان سے کفر کی اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

پ ۳ ع ۲

ایمان عبارت ہے اس کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تصدیق کرنے اور ماننے کا۔ اور کلمہ توحید کے ظاہر اور تصدیق نہ کرنے کا حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

انھم کانوا اذا قیل لھم لا الٰہ الا اللہ یستکبرون ویقولون ائنا لتارکوا آلھتنا لشاعر مجنون۔	ان کافروں کا یہ حال ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہو یعنی ایمان لاؤ تو تکبر کرتے یعنی ایمان نہیں لاتے اور کہتے ہیں کیا شاعر مجنون کی وجہ سے ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں یعنی ایسا نہ کریں گے۔

اور حضور اکرم سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ	جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا یا صدق دل سے وہ جنت میں جائے گا۔

بعض روایتوں میں مستیقناً بھا قلبہ یعنی یقین رکھتے ہوئے بولے بھی آیا ہے کہ با صدق دل سے کلمہ توحید کا کہنا ایمان ہے ظاہر ہے کہ ہر شخص کلمہ توحید پر ایمان لاتے اور زبان سے اقرار کرنے اور کہنے کے ساتھ مکلف و مجبور ہے بلکہ سارے انبیاء علیہم السلام اور ان کی سابقہ امتیں تمام اسی کلمہ توحید کے ساتھ مکلف ہیں اور تمام آسمانی کتابیں توریت، انجیل، زبور، قرآن وغیرہ اسی کلمہ توحید پر مشتمل ہیں۔ یہی کلمہ توحید مدار نجات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا	اللہ تعالیٰ ہر جان کو بقدر وسعت ہی تکلیف دیتا ہے

لہٰذا کلمہ طیبہ کے معنے ایسے ہونے چاہئیں کہ ہر فرد بشر جن و انس عورت و مرد بوڑھے جوان بچے بڑے چھوٹے ، شہری دیہاتی سب سمجھ سکیں، اور معنی ہمیشہ ایک ہی ہونے چاہئیں تاکہ ابہام و اشتباہ نہ ہو عام فہم ہوں ظاہر ہوں کہ سب سمجھ سکیں دقت اور دشواری نہ ہو۔ جن کے سمجھنے میں ہوں واقع ہو وہ معنی یہ ہیں جو صاف ان لفظوں سے سمجھے جاتے ہیں اور اردو زبان میں ان کے معنی یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ تعالیٰ اور شارع کے اس کلمہ توحید کے نازل کرنے کی غرض یہ ہے کہ تمام مخلوق و مکلفین کو یہ بیان ہی جانیں کہ اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک سارے عالم کا ہے وہی ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں کو جو اس کی مخلوقات میں سے ہیں معبود قرار دیتے ہیں وہ کافر ہیں مشرک ہیں۔ اہل عرب جن کی زبان

قرآن ہے ماضی اور حال کے شارع کی مراد کو سمجھ لیتے ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ ترجمہ ان الفاظ کا بیان کیا جائے اور مفہوم کی تحقیق کی جائے تاکہ مراد ٹھیک ٹھیک سمجھ میں آ جائے [illegible]

از جناب محمد حسین آسی بی اے

ذکرِ معراج اور اعلیحضرت

شب اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

حضور اکرم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم خالق کائنات کی ہستی پر روشن ترین دلیل ہیں دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام رب تبارک و تعالیٰ کی صفات حمیدہ کے مظہر تھے۔ مگر خاتم النبیین کی ذات مقدسہ صفات، صفات کے علاوہ ذات باری کا بھی مظہر اتم اور آئینہ دار ہے یہی وجہ ہے آنجناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن حکیم نے کئی ایک مقامات پر برھان فرمایا ہے فقیر کے ایک عزیز خادم حسین مجاہد نے کیا خوب کہا ہے

قرآن حکیم نے برہان کہا ان کو آئینہ حق ان کی صورت بھی ہے سیرت بھی

مختصر یہ کہ مرآۃ الرحمن یعنی آئینہ حق اسراپا معجزہ ہیں۔ ان کی رفتار معجزہ ان کی گفتار معجزہ ان کا کردار معجزہ۔ ان کی ادا معجزہ وہ جسم اقدس کا ہر رونگٹے مبارک معجزہ ہے بلکہ جس چیز کو نسبت ہو جائے وہ بھی معجزانہ صفات کی حامل ہو جاتی ہے۔

یہ تو ایک حقیقت ہے۔ ایک دوسری حقیقت یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اس قدر بلند و بالا ہے کہ ایمان ان کی محبت کا نام ہے۔ عبادات و ریاضات کی بساط میں اگر آفتاب کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی شامل ہو جائے تو یہی نہیں کہ انسان ثواب ہی سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ ایمان جیسی قیمتی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسی لیے کہ مسلمان ہمیشہ اپنے آقا و مولا پر تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہ اس محبوب اکرم فخر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند مقام کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے احسان کے دربار گوہر بار کے جلال و ہیبت سے آگاہ رہتا ہے کہ

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

بہر حال مقصود یہ کہ حضرت ختمی مرتبت کی شوکت و عظمت پر یقین رکھنا ایمان کا تقاضا ہے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ ان امور میں جوں جوں معرفت ایمان میں ترقی ہو کمالات مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا مشاہدہ ہوتا جاتا ہے اور قلب مومن انوار مصطفائی کی جلوہ گاہ بنتا جاتا ہے۔ اسی کا نام عرفان ہے۔ ایک عام مسلمان ان حقائق و معارف کو بیان نہیں کر سکتا جن کو عارف کی نگاہ دور بین دیکھ سکتی ہے۔ اس لیے جو لطف صوفیائے کرام کے بیانات میں ہوتا ہے ہر کسی کی زبان میں نہیں۔ یہ لوگ بہت حد تک آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں۔ اور مشہور ہے کہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

مختصر یہ کہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی نعت شریف جب ایک عارف باللہ کہتا ہے تو وہ جذبہ شوق کی چاشنی، سوز و گداز اور بخودی کیف و مستی، وارفتگی، شیفتگی، پاسداری کے لحاظ سے کہیں زیادہ بلند ہوتی ہے۔ عام انسان ان عنصروں سے بہرہ اندوز نہیں ہوتا۔ ہمارے سامنے بہت سے لوگوں کی نعتیں آتی ہیں ان میں بہت سی نعت شریف کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔ اس کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بعض لوگوں کو کمالات مصطفےٰ کا علم نہیں ہوتا۔ اور وہ یہی نظری شاعرانہ قابلیت کو جتانے کے لیے اس میدان میں آتے ہیں جو چونکہ نا آشنا ہوتے ہیں اس لیے کلام میں بھی وہی خشکی ہی جھلکتی ہے۔

ان لوگوں کو خبر نہیں کہ ہر ایک زبان آرائشی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ضرورت ہے یہاں اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ ان کے برعکس بعض نعت گو حضرت شریعت مطہرہ کی قائم کردہ پابندیوں سے بے خبری کے ساتھ قادر ذکر جاتے ہیں یہ لوگ سب سے سادہ ہوتے ہیں۔ وادی کے پیچ و خم سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ اور جہاں جی سے چاہے بسم اللہ کا قرآن لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے ہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدا وند دلبر وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے دماغ میں مجازی معنی ہوتے

ہیں لیکن پھر بھی علمائے اسلام نے احتیاط کی تلقین فرمائی ہے۔

جس ذات گرامی کا نام ہم نے عنوان میں شامل کیا ہے یعنی اعلیحضرت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ان میں بفضل تعالیٰ یہ دونوں کمال نہیں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا۔ اور سوز و گداز سے پوری طرح مالا مال تھے ہی مگر شریعت کی حدود بھی ان کے علم سے باہر نہیں حقیقت ہے کہ آپ اپنے وقت کا عظیم ترین فقیہ اور اپنے زمانے کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہا جائے تو کسی طرح بھی مبالغہ نہیں۔ یہی وجہ ہے ان کی شعر و بیعت علم و فضل کی جھلکیوں کے شوق و ذوق کی مستیوں کے علاوہ شریعت مطہرہ کا بھی احترام پایا جاتا ہے جو دوسروں کے یہاں ان کے مقابلے میں بہت کم ہے خود فرماتے ہیں۔ ؎

ہوں کے شعر و ادب میں شرح دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

خیر جہاں تک اعلیحضرت کی شاعری کی خوبیوں کا تعلق ہے ان کے لیے تو ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے یہاں اس کی گنجائش نہیں۔ ہاں معراج شریف کے متعلق آپ کے چند شعروں پر تبصرہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس واقعہ کے متعلق اعلیحضرت فاضل بریلوی نے دو شعروں کی ایک مسلسل نظم قصیدہ بھی لکھی ہے جس کا عنوان "معراج نظم" مذکور بالعنوان

سبحان اللہ یہ قصیدہ التحیۃ والثنا در تہنیت شادی اسریٰ تحفہ کیا ہے ملک جواہر ہے اور اس کا ایک ایک شعر آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انشاء اللہ العزیز مضمون میں حسب ضرورت کے وقت چند شعر بطور نمونہ شامل کر دیے جائیں گے۔

بلاشبہ واقعہ معراج تاریخ انسانی کا عظیم ترین سفر اور جلیل القدر معجزہ ہے قرآن حکیم نے اس کا ذکر سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کہہ کر کیا یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔ ذکر شروع کیا۔ گویا حقیقت معراج سمجھنے کے لیے اس نکتے کو ذہن نشین کرنا چاہیے کہ خالق کائنات سے ہر عیب و نقص سے پاک ہے اپنے محبوب ترین بندے کو شرف بخشنے کے لیے اعلیٰ حریم قدس میں بلایا۔ یہی بنیادی تصور معراج جسمانی پر تمام اعتراضات کا مکمل جواب ہے۔ اور یہی شب اسریٰ کا دولھا کون ہے؟ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو اپنی لامحدودیت کی بنا پر اسی باطنی مرکز نور کا ایک جلوہ ہے جس کے حضور خاص میں آج کی رات بلایا گیا۔ اعلیحضرت نے اس خیال کو شعر کے سانچے میں یوں ڈھالا ہے۔

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

معلوم نہیں اس سے زیادہ جامع الفاظ کون ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شعر میں خدا کی قدرت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت مطہرہ نیز معراج شریف کی غرض و غایت بیان کر کے جلوۂ ظاہر کے لمعۂ باطن میں گمنے کے تمام مظاہر بھی بیان کیا ہو۔ پھر آپ خود غور فرمائیں کہ کتاب ہدایت کی تعلیم اس کے ساتھ نہیں ملی ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے جس سواری کو تجویز فرمایا گیا اس کا نام براق ہے۔ یہ لفظ برق سے ماخوذ ہے اور اس کی جمع یعنی بجلیوں کے برابر۔ اب بجلی کی رفتار کا مشاہدہ تو سب نے کیا ہے کہ آن کی آن میں ہزاروں میلوں کا سفر کر جاتی ہے براق کی تیز رفتاری تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہوگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔"

(بخاری شریف)

اعلیحضرت اس کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

کتنی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی یوں جائیے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

اس سفر کا عالم یہ تھا کہ تقریباً ستر ہزار فرشتے تو اس شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں در دولت پر حضرت جبریل کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ یہ ساری فوج ظفر موج شریک سفر ہے۔ رکاب تھامے ہوتے ہیں۔

اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہگزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے
خدا ہی دے صبر جان پرغم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم

جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

تجلی حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

پھر جب حضرت اسریٰ کے دولہا کی سواری بیت المقدس میں پہنچتی ہے تو وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کو انتظار میں۔ جبریل امین اذان کہتے ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امامت کا فرض سرانجام دیتے ہیں۔ اعلیٰحضرت اس سے عجیب نکتہ نکالتے ہیں فرماتے ہیں۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

واقعی بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس کے علاوہ جب کہ نماز سے فارغ ہو کر انبیاء کرام علیہم السلام خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے اپنے کمالات پیش کرتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام گروہ انبیاء و ملائکہ سے خطاب فرماتے ہیں۔

بِهٰذَا فَضَّلَكُمْ مُحَمَّدٌ

یعنی ان خصائص کی بنا پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرش علا کی جانب تیاری فرماتے ہیں۔ خدمت کے لئے تمام فرشتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام ایسی ہی خدمات کی بنا پر منصب و فخر پر فائز ہوئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

بڑھے جبریل نے سرکار سے کیا ہی اللہ فرود محمل ملک، خادم سلطان عرب

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اب آسمانوں پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ حضور انور کے قدوم میمنت لزوم کیا کیا برکات ہوتی ہیں۔ ہم تصور تک نہیں کر سکتے۔ آخر وہی شمع شبستان وجود ہے جس نے تمام عالم کو اپنی حیات افروز شعاعوں سے روشن کر دیا۔ اور بقول اعلیٰحضرت۔

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

یہ وہی جلوہ نظافروز تھا جس کی نوید کو کی روشنی کی جا سکے تو درست وہ بہی سب پر چھا رہا ہے۔ شاعر کی زبان بالخصوص جب وہ ایمان کی نظروں سے مشرف ہو، افکار کے کیا کیا موتی بکھیرے گی درج ذیل اشعار کا مطالعہ کیجئے۔

یہ اُن کے جلوے نے کیں گرمیاں شب اسریٰ
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلا کے تکمے

نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے
یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

افلاک سے کس جوش و احترام کے ساتھ گزرتے اور آگے بڑھتے گئے ایک عام شخص کہہ سکتا ہے شہر یار مکان و لامکان خرام بہ ناز فرما رہے ہیں اور اپنے ملک خداداد کے علاقوں کے دورے پر ہیں۔ خدم و حشم ہمراہ ہیں۔ افلاک پر چراغاں ہو رہا ہے۔ راستوں میں قندیلیں روشن ہیں۔ اس لیے کہ وہ بادشاہ ہی محمد کی شان ہے کہ

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہو کر

اعلیٰحضرت اب ہر مقام پر فرشتے استقبال کرتے ہیں۔ ایک مدت سے وہ اس نورانی رات کا انتظار کر رہے تھے۔ آج ان کے مقدر نے یاوری کی ہے جو اس جلال و ہیبت کا تقاضا بھی تو یہی ہے۔ اعلیٰحضرت کہتے ہیں۔

اسریٰ میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

افلاک کے طویل راستے کو نہایت ہی مختصر وقت میں طے کرتے ہیں فرشتے دید کی پیاسی آنکھوں کی ایک جھلک سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں اور یہ شاہسوار ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

پھر حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں۔ یہ جبریل کا مقام ہے یہیں آکر حضور سے بارگاہ رسالت میں اپنا عذر بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ

یعنی اگر میں یہاں سے ایک انگل کے پورے کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔ اس پر اعلیٰحضرت کا شعر ہے۔

تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

یہیں اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو انعام دیا اور حاجت پوچھی ارشاد ہوا۔

يَا جِبْرِيلُ هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ حوالہ ہے

یعنی جبریل اگر کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔

تعجب کیوں کیا کیجئے آخر اس کی رحمت سے اور بے نیاز ہو سکتا ہے اعلیٰحضرت نے اس پہ تو فرمایا ہے کہ

سہا و جہا سامان دار و دنیا و سنہری شان عرش اعلیٰ
ہر اک ہے اُن کے کرم کا پیاسا یہ فیض اُن کا جناب ہی ہے

ایک مقام پر اعلیٰحضرت اس مقام کی تعریف فرماتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جبریل علیہ السلام کی انتہائی منزل اس محبوب رب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی شعر ہے۔

ان کے تو قد سے عطا ایک پرواز کا سدرہ پاتیں بانکیں تھا ساپیدا ان کا

یہاں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے ستر ہزار حجابات کو طے فرماتے کے بعد پیک و تنہا رہ گئے۔ اور عرش بلکہ اس سے بھی آگے بڑھے ارشاد پہنچے تو کیا عالم تھا۔ اعلیٰحضرت سے سنئے۔

بنا تھا محرم کہ عرش علیٰ کرسی تھی سو سے بیں قدم بالا
یہ اعلیٰ بلند تر وہ سے جل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثنا کی عظمت و شان کا پھر پھریرا عرش تک لہرا رہا ہے اور پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ دیکھنے والو چشم تصور کر کے دیکھو اور قرآن یہاں سے سُنو عرب و عجم کی عظمت کا مشاہدہ کرو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی قدر و منزلت مسلم مگر ان کے معراج کی نوبت طور پر آئی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے مگر محبوب و مطلوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے جہاں ان کے سوا کوئی نہ پہنچا تھا۔ وہ طائف انس سے متعلق ہوئے گروہ ملائکہ بھی شامل ہیں یہ مقام انہی کا ہے۔ اعلیٰحضرت اس مقام پر فرماتے ہیں۔

طور پہ کوئی، کوئی چرخ پہ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

میں کہ شاہاں ہے عرش خدا پہ جلوس | ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں | سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عرش پہ جس کی کمانیں چڑھ گئیں | صدقے اُس بازو پہ قوت کیجئے

عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی شانِ خدا رفتار ہے

رہے عرش ... واحنوئے محمد | کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا | ملک خادمان سرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ عرش و زمیں ذرہ تک واجب سے بھاتا ہے
وطلعت آذان دائمی سب بن ترا ہے

اسی سلسلے میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہریار ارم تاجدار حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں علم بازو کی یاد و عرض کرتے ہیں دیکھئے ان میں کس قدر محبت اور ادب بھرا ہے

خادم اعلیٰ کا عرش میں کہتا ہوا ہے فرش
آنکھیں ہیں رکھ وہ تھا تم پر کروڑوں درود

فرش میں فرش رفتار کا پامال ہوا ‏ وہ قدم چل کے ملکا سر و خیال ہم کو

جب جانے دو جہاں محبوب سب کی انتہا ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے آگے بڑھتے ہیں تو سماں کیا تھا، اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

یہ سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

اسی مقام پر ندا آتی ہے۔

اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّہ، اُدْنُ یَا مُحَمَّد اُدْنُ یَا اَحْمَد اُدْنُ لِی حَبِیْبِی

اور اسے خیر البریہ قریب آئیے، اے محمد قریب آئیے، اے احمد قریب آئیے حبیب کو قریب آنا چاہئے۔

اعلیٰحضرت نے اس ندا کا ذکر یوں فرمایا ہے اور کیا بات تھی۔

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد، قریب آ سرورِ ممجد ‏ نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طالب و مطلوب، محب و محبوب کی بارگاہ میں باریاب ہوئے اس قرب کا تذکرہ رب تعالیٰ نے قرآن میں یوں فرمایا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ اور اس قرب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اپنے رب کے قریب ہوئے یہاں تک کہ دو کمانوں کی مقدار سے بھی زیادہ قریب ہوئے یہاں تک اعلیٰحضرت نے اپنی استعداد کے مطابق تصور کو ان میں ہر شاعرانہ تشبیہ کی ہے قابل داد ہے دیکھئے اور لطف اٹھائیے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سراغِ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے
ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے
بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے
پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلیٰ کے سلسلے تھے
ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموجِ بحرِ ہُو میں ابھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے
اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے
محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے، ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

حبیب کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے معبود و مسجود کی بارگاہ میں ہیں جب کہ معبود ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، کچھ ہو چکا ہے یا اب باطن کون ہے اعلیٰحضرت سے پوچھئے اور جلوہ ظاہر کی حقیقت کیا ہے ان شعروں کو پڑھئے۔

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے
کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

معراج شریف میں بعض شاہکار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بہت سے دوسرے مسائل اور رکتے پیچ کئے ہیں وہاں اُن کی حقیقی تو پر سب دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

خدا کی ملاقات کے انکار پر بھی تو وہ اس جان مسیحا کی حیات کے اقرار بات پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن اس کے رتبہ عالی کو پڑھے جہاں تک سے آنے کا نام کو شش کرتے ہیں۔ وہ اس محبوب دو عالم علیہ التحیۃ والثنا کے متعلق بیان تک کہہ اٹھتے ہیں کہ انہیں دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں، حالانکہ ایک عام مسلمان بھی یہ سمجھتا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو غیب الغیب ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہو اس سے کونسی چیز پوشیدہ رہ سکتی ہے چنانچہ حدیث پاک کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔ اعلیٰحضرت نے اس عالم فہم دلیل کو اس شعر میں موزوں کیا ہے جو دوست کو یاد کر لینا چاہئے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا ‏ جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس قرب خاص میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب و مطلوب سے بہت سی باتیں کیں جو انتہا میں رکھیں فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی یعنی سرگوشی نے اپنے پیارے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی۔ جبرائیل فرشتوں کے سردار ہیں، فرشتہ وحی بھی تھا مگر وحی حرم تھا یہ جو راز و نیاز کہے، اپنے محبوب کو جو اسرار دکھائے گئے ان سے اس کو کیا سروکار

جہاں طالب و مطلوب دو ہیں ‏ کرما تا تھیں ما ہم خبر نیست

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔ دیکھئے کیا دوست بیان ہے اور صنعت مراعاۃ النظیر کس طرح نبھایا۔

تجھے کمال ذوق کے جو چھلکے دنیٰ کے باغ میں
جبلِ سدرہ وقرآن کی بو سے بھی محرم نہیں

ایک اور جگہ یہی خیال اس طرح ادا کیا ہے۔

قصرِ دنیٰ کے راز میں مشتی اکمل ہی جیسی ہیں
روح الامین سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

عرش علیٰ فوق العرش آنے پر عام طور پر جو سوال کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰحضرت عظیم البرکت سب کا ایک ہی شعر میں جواب دیتے ہیں۔

بھلا ہے کہ جو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں ‏ کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

جیسا کہ معراج کے موقع پر رب تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بہت سی باتیں کیں اور امت کے لئے نمازوں کا تحفہ دیا، اس کا ذکر اعلیٰحضرت نے یوں کیا۔

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس دنیا پر تشریف لائے کس رفتار سے کتنی جلدی اور یہ سارا طویل و عظیم سفر کتنے تھوڑے وقت میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اعلیٰحضرت سے سنئے گا۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لئے تھے

آخر میں ہم کو ابھی مجدد ملت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات من رب العالمین بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں اور اسی پر مضمون کا اختتام کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ!

نبی رحمت! شفیع امت! رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

صلی اللہ علیک وبارک وسلم

انجمن اشاعت اسلام

بمقام اچھرہ لاہور ایک انجمن بنام اشاعت اسلام قائم کی گئی ہے جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔ (۱) عید میلاد النبی، معراج النبی، گیارہویں شریف یوم صدیق منایا جایا کرے گا (۲) ایک سنی دار التبلیغ قائم کی گئی ہے جس میں ہفت روزہ سواد اعظم، ماہنامہ رضوان، الحبیب، رضائے مصطفیٰ، انوار الصوفیہ، سلطان العارفین، ترجمان اسلام وغیرہ سنی رسائل آتے رہیں گے۔ شیخ محمد عالم صدر انجمن اشاعت اسلام پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور۔

جامعہ رضویہ شرقپور منڈی کا سالانہ چوتھا جلسہ

مورخہ ۲۳، ۲۵ مئی ۱۹۶۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو جامعہ شرقپور رضویہ کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام بیرون غلہ منڈی منڈی شرقپور نہایت تزک و احتشام سے ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے نامور اور مشہور علماء اہل سنت شرکت فرمائیں گے۔

فقیر محمد ابراہیم نوشتہ، حافظ مہتمم جامعہ ہذا بیرون غلہ منڈی منڈی

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسلام میں کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ اور اہلِ بدعت و ہوا سے دوستی و محبت کا کیا حکم ہے

از تبرکات سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ

آیت ۲۳: یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون (سورۂ توبہ)

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

امام علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ آیۂ لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

لما امر المؤمنین بالتبری من المشرکین قالوا کیف یمکن ان یقاطع الرجل اباہ و اخاہ و ابنہ فذکر اللہ ان مقاطعۃ الرجل اھلہ و اقاربہ فی الدین واجبۃ فالمؤمن لا یوالی الکافر وان کان اباہ و اخاہ و ابنہ (خازن جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

جب مسلمانوں کو مشرکین سے بیزاری کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ اور بھائی اور بیٹے سے قطع کرے تو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ دین کے معاملہ میں آدمی کا اپنے اہل و اقارب سے قطع کرنا واجب ہے۔ پس مومن کافر کو دوست نہیں بناتا خواہ وہ اس کا باپ ہو یا بھائی یا بیٹا۔

انہیں علامہ نے لا تتخذوا منھم ولیا ولا نصیرا الا الذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق۔ کی تفسیر میں فرمایا۔

ھذا الاستثناء یرجع الی القتل لا الی الموالات لان موالاۃ الکفار والمنافقین لا تجوز بحال۔

یہ استثناء جو آیت میں مذکور ہے قتل کی طرف راجع ہے دوستی کی طرف کیونکہ کفار و منافقین کی دوستی کسی حال میں جائز نہیں۔

امام فخر الدین رازی آیۂ لا تجدوا قوما یؤمنون باللہ۔ الآیہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

والثانی انھما یجتمعان لکنہ معصیۃ کبیرۃ وعلی ھذا الوجہ لا یکون صاحب ھذہ الوداد کافرا بسبب ھذا الوداد بل کان عاصیا فی اللہ۔

دوم یہ کہ وہ دونوں (دوستی کفار اور ایمان) جمع ہو جائیں لیکن کفار کی دوستی گناہ کبیرہ ہے اور اس وجہ پر یہ دوستی کرنے والا اس دوستی کی وجہ سے کافر نہ ہوگا بلکہ گنہگار ہوگا۔

سورت مجیرہ کے ساتھ محبت کفار کی دوسری سورتوں کے احکام سابق میں مذکور ہو چکے کہ منافی ایمان ہیں، اس صورت کا حکم امام رازی علیہ الرحمۃ نے یہ بتایا کہ معصیت و کبیرہ ہے۔

پھر اس مودت کی ممانعت میں مبالغہ فرمانے کے وجوہ میں پہلی وجہ تو یہی ذکر فرمائی کہ یہ مودت ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اس کی پہلی صورتوں میں ذکر ہو چکا ہے دوسری وجہ میں فرماتے ہیں

قولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم والمراد ان المیل الی ھؤلاء

آیۂ کریمہ ولو کانوا اٰباءھم الآیہ میں مراد یہ ہے کہ باپ بیٹوں بھائیوں عزیزوں کی طرف میل و محبت کے اقسام میں بہت قوی

اعظم انواع المیل ومع ھذا یجب ان یکون ھذا المیل مغلوبا مطروحا بسبب الدین۔

محبت ہے اور باوجود اس کے واجب ہے کہ دین کی وجہ سے یہ میل و محبت مغلوب و مطروح ہو۔

اس سے چند سطر کے بعد فرماتے ہیں۔

المعنی ان من انعم اللہ علیہ بھذہ النعمۃ العظیمۃ کیف یمکن ان یحصل فی قلبہ مودۃ اعداء اللہ۔

معنی یہ ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ ایمان کے ساتھ انعام فرمایا کیونکر ممکن ہے کہ اس کے دل میں دشمنانِ خدا کی محبت حاصل ہو سکے۔

امام علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

من الممتنع ان تجد قوما مؤمنین یوالون المشرکین والمراد انہ لا ینبغی ان یکون ذالک وحقہ ان یمتنع ولا یوجد بحال مبالغۃ فی التوحید بالتصلب فی مجانبۃ اعداء اللہ و مباعدتھم والاحتراز عن مخالطتھم و معاشرتھم۔

یہ ناممکنات سے ہے کہ آپ ایسی قوم کو مشرکین سے دوستی کرتے پائیں مراد یہ ہے کہ ایسا نہ ہونا چاہیئے اور اس دوستی کا حق یہی ہے کہ یہ ناممکن ہو اور کسی حال میں نہ پائی جائے یہ دشمنانِ خدا کی مخالفت و مفارقت میں پرہیز اور ان سے دوری و علیحدگی پر سختی سے قائم رہنے کے لیے زور دیا جاتا ہے۔

اس مضمون پر اس کثرت سے آیات و عبارات متفق ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ مذکورہ بالا آیات و عبارات سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ کافر کے ساتھ اس کے دین کی وجہ سے محبت کرنا مومن سے ممکن و متصور ہی نہیں اور اگر بالفرض کسی کو ایسی محبت ہو تو وہ مومن نہیں کافر ہے

اور کافر کی ذات سے اس وجہ کی محبت چونکہ اسلام کی مخالفت و استہزاء پر یہ شخص اس محبت کی وجہ سے راضی ہو جائے اور دوست کی رضا جوئی کی وجہ سے صبر کرے یا کافر کی محبت کے باعث کفر و شعار کفر کے ساتھ اس کے قلب کو نفرت نہ رہے تو یہ بھی ایمان سے محروم اور زمرۂ کفار میں داخل ہے۔

اور اگر محبت اس درجہ کی نہیں کہ اپنے دین کی پرواہ نہ رہے یا کافر کے دین کی نفرت دل سے کم ہو۔ بلکہ باوجود اس کے کہ دل میں کفر اور شعار کفر و مراسم کفر کی پوری نفرت ہو اور اپنے دین کی اتباع و مخالفت کا لحاظ رکھے تو بھی کافر کی طرف قلب کا میلان اور اس کے ساتھ محبت کرنا ناشر جلیلہ و محبت جلیل و طبعی نہ ہو، معصیت و کبیرہ اور ممنوع و ناجائز ہے اور مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

مومن جو اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا ہے اس کی شان نہیں کہ دشمنانِ خدا کی محبت اس کے قلب میں رہے اور اس کے دل کو ان کے ساتھ ربط و وابستگی ہو، ایمان اس کو گوارا نہیں کرتا ہے علاوہ
(باقی آئندہ)

لے گوارا کرنے کے یہ معنی نہیں کہ تقاضا دل سے اس کے ساتھ (کچھ) جوڑا جا سکا بلکہ جانے پر ناخوش ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ ایسا ہو کہ اپنی ناگواری کا اظہار کرے اور ان کی مجلس سے اٹھ جائے۔

تفسیر روح البیان میں لا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ کی تفسیر میں فرمایا۔ فیہ دلالت علیٰ ان المراد بالاعراض عنھم اظھار المخالفۃ بالقیام عن مجالسھم لا الاعراض بالقلب او بالوجہ (تفسیر روح البیان جلد ... صفحہ ...)

نور مصطفےٰ امر کن سے پہلے پیدا ہوا یا بعد میں

سوال: حضور سید عالم خاتم النبیین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک فقط کن سے پہلے پیدا ہوا یا بعد کو اور اگر یہ کہا جائے اعلم الٰہی میں اس سے پہلے تھا تو تمام موجودات کا علم بھی علم الٰہی میں اسی طرح تھا یا نہیں کیونکہ علم الٰہی قدیم ہے اور اگر کن کے بعد کہا جائے تو حضرت کا تقدم نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کن رہا ۔ پہلے یا بعد تفصیلی طور پر کس کتاب سے ثابت ہوں گے بیان کیا جائے۔ والسلام۔

الجواب: نور مبارک سید عالم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا سب مخلوق سے پہلے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ

اول ما خلق اللہ نوری | اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو پیدا فرمایا میرا نور ہے۔

اور امر کن کوئی مخلوق چیز نہیں ہے کہ اس سے نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تقدم و تاخر دیکھا جائے بلکہ یہ تعبیر اور بیان ہے جس سے قدرت الٰہی جل شانہ کا مخلوقات و مقدرات کے ساتھ تعلق ظاہر ہوتا ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں زیر آیہ کریمہ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون کے تحت فرماتے ہیں کہ

وھو تمثیل لتاثیر قدرتہ تعالیٰ فی مرادہ بامر المطیع فی الطاعۃ فی حصول المامور من غیر امتناع وتوقف وافتقار الی مزاولۃ عمل واستعمال آلۃ انتھی	یعنی یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امر الٰہی یوں ہے کہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا پس وہ چیز ہو جاتی ہے یہ تمثیل ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح کوئی امر کسی

چیز کے ہونے کا ادر وہ چیز امر کے موافق بلا غفلت ہو جائے اسی طرح جب قدرت الٰہی کسی مخلوق سے متعلق ہوتی ہے تو وہ مخلوق بلا غفلت ہو جاتی ہے۔

اسی طرح تفسیر روح البیان وغیرہ میں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

جامعہ نظامیہ فیض الاسلام عمرپورہ قائم شدہ ۱۳۸۰ھ

الحمد للہ! حضرت مولانا حافظ محمد شریف صاحب کی جانفشانی محنت و کاوش سے یہ جامعہ نظامیہ فیض الاسلام عمرپورہ ٹبلی بار ضلع منٹگمری عرصہ سے قائم ہے حضرت مولانا موصوف بڑی محنت اور خلوص اور روحانی محبت سے طلباء کو تعلیم دیتے ہیں تعلیمی حیثیت سے اپنے علاقہ میں یہ مدرسہ بے مثال ہے۔ حفظ و ناظرہ کے علاوہ درس نظامی، منطق و فلسفہ وغیرہ معقولات بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ طلباء کی رہائش کا اعلیٰ انتظام ہے۔ حافظ قبل وجماعت کے طلباء وطعام کا انتظام بھی جامعہ کے ذمہ ہے علاقہ و مضافات میں تبلیغی سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

لہٰذا اہل اسلام سے عموماً اور علاقہ ٹبلی بار سے خصوصاً پُر زور اپیل ہے کہ اپنے صدقات و خیرات، عشر و چرم قربانی اور عطیات سے مدرسہ ہٰذا کی سرپرستی کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

شائقین علوم دینیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ ہٰذا میں داخل ہو کر اپنی علمی قابلیت و استعداد بڑھائیں۔

باہر سے آنے والے طلباء کے لیے پتہ یہ ہے :-
منڈی بورے والا عمرپورہ چک نمبر [illegible] پر مدرسہ ہے۔

عطیات وغیرہ بھیجنے کا پتہ :-
مولانا حافظ محمد شریف صاحب مہتمم جامعہ نظامیہ فیض الاسلام
چک نمبر ۳۰۴ [illegible] ڈاکخانہ [illegible] تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری۔

ملتان

ملتان میں دار العلوم جامعہ [illegible] انوار العلوم [illegible] [illegible] کا عظیم الشان چوتھا سالانہ جلسہ تاریخ سوم ۲۳۔ ۲۴ اپریل کو [illegible]

منعقد ہوا جس میں شیخ القرآن ابو الحقائق مولانا محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی وحضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ [illegible]

قبول اسلام

جامع مسجد غوثیہ منڈی بوریوالہ میں نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کے بعد ایک عیسائی مسلمان ہوا۔ پھر بروز جمعہ ۱۷ مئی کو ایک عیسائی مشرف باسلام ہوا۔ مقدم الذکر کا نام اسلامی غلام محمد اور مؤخر الذکر کا اسلامی نام غلام احمد رکھا گیا۔ واضح رہے کہ ان دونوں نے حضرت مولانا سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب خطیب جامع اکبر غلہ منڈی بوریوالہ کے دست حق پرست پر جناب ہو کر اسلام قبول کیا۔ پیشکش

لاہور

۲۸ اپریل بروز اتوار جمعیت الطلبہ مدرسہ غوثیہ زینت القرآن گڑھی شاہو لاہور کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت قاری محمد بشیر احمد صاحب ناظم مدرسہ ہٰذا منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جمعیت کے صدر جناب محمد اسماعیل صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اس کے بعد مدرسہ کے دو طالب علم جناب محمد اسماعیل صاحب وارث سہیل صاحب نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں نعت شریف کا ہدیہ پیش کیا۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لدھے والا وڑائچ

موضع لدھے والا وڑائچ ضلع گوجرانوالہ میں انجمن حزب الرسول کا اجلاس ۲۶ اپریل کو منعقد ہوا جس میں حزب الرسول کی ضرورت اور مرکزی ہدایات کے عنوان سے مولانا صاحبزادہ سید مبارک علی شاہ صاحب القوی نے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ جہاں انفرادی طور پر ایک کو حق کی آواز بلند کرنا ضروری ہے وہاں اجتماعی طور پر بھی اعلاء کلمۃ الحق ضروری ہے اسلیے حزب الرسول کا وجود لازمی ہے اسکے بعد باتفاق مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر: صاحبزادہ سید مبارک علی شاہ صاحب مہتمم و خطیب جامع غوثیہ [illegible]
نائب صدر: سید مظفر حسین شاہ صاحب بخاری سابق [illegible] ممبر یونین کونسل۔
ناظم اعلیٰ: ڈاکٹر سید [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] چوہدری نذیر احمد صاحب ممبر یونین کونسل
خزانچی: چوہدری محمد اسلم صاحب چیمہ
معاون: مولوی مبارک علی و دوکاندار [illegible] غلام محمد طالب علم، سید لیاقت حسین شاہ صاحب، سید محمد حسین شاہ صاحب، مولوی [illegible] صاحب، [illegible] دین صاحب، چوہدری [illegible] صاحب، محمد حنیف صاحب، محمد لطیف صاحب ملک، محمد بشیر صاحب ملک، محمد حنیف صاحب وغیرہ وغیرہ

دعائے صحت

[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible] دعائے صحت فرمائیں

دودھو چک

بمقام [illegible] فیاض [illegible] انجمن اہل سنت وجماعت کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا جس میں خطیب پاکستان حضرت مولانا ابو الکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف نے ایمان افروز تقریر فرمائی۔ بعد کو تبرک تقسیم کیا گیا۔ [illegible]

لائل پور

۲ مئی مطابق [illegible] بروز [illegible] ملکہ انوار میں یا [illegible] کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ [illegible] بسلسلہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں حضرت ابو الکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف [illegible] پیر سید [illegible] حسین شاہ صاحب [illegible] اسلام میں مقام نبوت پر ایک [illegible] تقریر فرمائی۔ [illegible] پاک [illegible] چک نمبر ۲۳۹ کے حضرت [illegible] میں جماعت کی تنظیم [illegible] کا اعلان فرمایا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا۔

قائد: جناب چوہدری برکت علی صاحب باجوہ سپروائزر یونین کونسل۔
سرپرست: جناب چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ
صدر: جناب چوہدری عبد الرزاق صاحب چیئرمین یونین کونسل۔
نائب صدر: جناب ماسٹر [illegible] خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ: جناب محمد اسماعیل صاحب نادر چشتی۔
نائب ناظم: جناب ماسٹر غلام سرور صاحب قریشی
امین: جناب محمد سلطان صاحب کاشمیری
ناظم نشر و اشاعت: جناب محمد الیاس حسین شاہ صاحب [illegible]
نائب ناظم نشر: جناب محمد مشتاق صاحب [illegible]
سالار اعلیٰ: جناب چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ
نائب سالار: جناب صوفی غلام رحمٰن صاحب
محاسب: جناب صوفی ریاض حسین صاحب باجوہ

انوار الاسلام فیروزہ

ایک عرصہ سے دین اسلام کی خدمت کر رہا ہے جس میں غریب و یتیم، مسافر طلباء حفظ قرآن و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ فی الحال ۵۰ طلباء زیر تعلیم ہیں اور دو مدرس اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مدرسین کی تنخواہیں اور تمام طلباء کے اخراجات پوشاک و خوراک مدرسہ ہٰذا کے ذمہ ہیں۔ مدرسہ ہٰذا کی آمدنی بہت کم اور اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے مخیر حضرات سے پُر زور اپیل ہے کہ اپنی زکوٰۃ اور خیرات سے مدرسہ ہٰذا کی اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

دعاگو محمد فیض الدین ناظم مدرسہ عربیہ رضویہ انوار الاسلام فیروزہ ضلع رحیم یار خاں۔